دیا گیا ہے۔ مثلاً الدین کی بحث میں صفحہ ۲۱۰ کی آخری سطر میں عربی کا جو شعر درج ہے۔ مولانا نے اس کے پہلے مصرع " ستعلم لیلی ای دین تد اینت " میں لفظ دین کو دال کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے حالانکہ یہ دال کے فتحہ کے ساتھ اور قرض کے معنی میں ہے۔ تعجب ہے ڈاکٹر عبدالمعید خاں اور پروفیسر اجمل خاں جن کی نظر ثانی کے بعد یہ اڈیشن طبع ہوا ہے، اُن میں سے کسی کو اس غلطی پر تنبہ نہیں ہوا جسے عربی کا ایک مبتدی بھی اول نظر میں محسوس کر سکتا ہے۔

کربل کتھا : از فضل علی فضلی، مرتبہ مالک رام صاحب، و ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو۔
تقطیع متوسط، ضخامت چار سو صفحات، کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلد 7/50
پتہ :- ادارۂ تحقیقاتِ اُردو۔ پٹنہ۔

فارسی کی مشہور کتابوں انوارِ سہیلی اور اخلاقِ محسنی کے مصنف ملا حسین واعظ کاشفی نے روضۃ الشہداء کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جو اس درجہ مقبول ہوئی کہ گھر گھر محرم کی مجلسوں میں پڑھی جاتی تھی۔ مختلف زبانوں میں اس کے نثر و نظم میں ترجمے ہوئے۔ اور اس کی تلخیص ہوئی۔ اس سلسلہ میں اُردو کے ایک شاعر فضل علی فضلی نے بھی ۲۳-۱۷۲۲ء میں مذکورہ بالا نام سے اس کا اُردو میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ کا صرف ایک ہی مخطوطہ تھا جسے ڈاکٹر اشپرنگر اپنے ساتھ ہندوستان سے لے گیا۔ اور جرمنی میں عربی فارسی کے دوسرے نوادر کے ساتھ اسے بھی محفوظ کر دیا۔ ۵۵ء میں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب آرزو سفرِ یورپ کے دوران میں اس مخطوطہ کی تلاش میں جرمنی پہونچے اور آخر بدقتِ بسیار اس گنجینۂ نایاب کا سراغ لگا کر اس کا عکسی فوٹو اپنے ساتھ وطن لے آئے —— زیرِ تبصرہ کتاب اسی مخطوطہ کی مطبوعہ شکل ہے۔ اس کے دونوں مرتب اُردو زبان و ادب کے نامور محقق اور بلند پایہ فاضل ہیں۔ مخطوطہ کی تحقیق و ترتیب میں انھوں نے کس قدر محنتِ شاقہ برداشت کی ہے اس کا اندازہ کتاب کو دیکھے بغیر ہرگز ہو ہی نہیں سکتا۔ اصل کتاب جو پندرہ فصول پر مشتمل ہے اُس میں کثرت سے جو قرآنی آیات احادیث، عربی فارسی کے اشعار آئے ہیں اُن سب کی مع حوالوں کے تخریج کی ہے۔ تلمیحات کی تشریح کر کے متعلقہ واقعات بیان کئے ہیں۔ اصل میں جو غلطیاں رہ گئی تھیں، ان کی نشان دہی کر کے تصحیح کی ہے آخر میں استدراکات و تصحیحات کے علاوہ گیارہ فہرستیں ہیں جو الگ الگ عربی عبارت و فقرات۔ ماخذ